ملائیں اور اجنبی مردوں سے بات بھی نہ کریں"۔

ایسے حالات میں یہ اللہ ہی کا فضل ہے کہ ترکی میں تحریک اسلامی کئی برس سے زیر سطح تموج پیدا کر رہی ہے۔ کاش کہ ترکی اور دوسرے مسلم ممالک کے حکمرانوں کو یہ سادہ سا نکتہ سمجھ میں آ جائے کہ بار بار اُبھرنے والی ایسی عظیم تاریخی قوت کو دبانے کے لیے ہر چند سال بعد قومی قوت ضائع کرنے سے ہزار درجے بہتر یہ ہے کہ وہ اس کے تقاضوں کا احترام کرتے ہوئے نظام چلائیں۔ اس طرح مسلم ممالک کی توانیں داخلی تصادموں میں برباد نہ ہوں گی۔

اردن اور شام کا سمجھوتہ اردن و شام کے مابین حالیہ معاہدہ ہونے پر فوری خدشہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شام میں انتہائی مصائب بھگتنے کے بعد اب اُردن میں بھی اخوان المسلمون پر ابتلا کا آغاز ہونے والا ہے (بلکہ دراصل ہو چکا ہے) کہا جاتا ہے کہ شام نے شاہ حسین سے یہ منوا لیا ہے کہ وہ شام سے بھاگ کر اُردن میں پناہ لینے والے اخوانیوں کی حمایت سے دست کش ہو جائیں گے۔ اور پی۔ایل۔او کے سربراہ یاسر عرفات کی دوستی سے منہ موڑ کر معاہدہ عمان ختم کر دیں گے۔

گذشتہ دہ سالہ دَور میں اُردن اور شام کے تعلقات بے خراب رہے ہیں۔ شاہ حسین شامی حکومت کو "مرتدوں کا ٹولہ" اور صدر اسد اُردن کو "مصنوعی وجود" کہتے رہے ہیں۔ یہ نفرت اُس وقت مزید شدت اختیار کر گئی تھی، جب شام نے اُردن میں اخوان کے کیمپوں پر حملے کرنے کے لیے باقاعدہ گوریلا دستے بنا لیے۔ اگرچہ سعودی شہزادہ عبداللہ کی کوششوں سے متوقع لڑائی ٹل گئی۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد بیروت میں اُردن کا ایک اعلیٰ افسر شامیوں نے اغوا کر لیا۔ اس کے جواب میں اُردن نے بہت سے شامی باشندے اس الزام میں گرفتار کر لیے کہ وہ شہزادہ بدران کو قتل کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ ۱۹۸۲ء میں شام کی بعثی فوج نے جب اخوان کے خلاف کارروائی میں ہزاروں افراد شہید کر دیئے اور ہزاروں ہجرت کر کے دوسرے ملکوں میں چلے گئے تو اس موقع پر شاہ حسین نے ان کی دلجوئی کی تھی۔ شاید اس وقت انہیں شام کے خلاف سرد جنگ لڑنے کے لیے اخوانیوں کی ضرورت تھی۔ اُردن اپنے مخصوص معاشی اور سماجی حالات کی بنا پر طویل مخاصمت کا متحمل نہ تھا۔ ملک معاشی طور پر مسلسل بحران سے

دوچار ہے اور مذہبی طبقے کا حکومت پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ کچھ برسوں سے اُردن کی جدید نسل تیزی سے اسلامی اثرات قبول کر رہی ہے۔ اخوان کا اثر و نفوذ بڑھ رہا ہے۔ اسلامی شعور میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خواتین اور طالبات پردے کو اپنا رہی ہیں۔ لوگ اسلامی نظام اور انقلاب کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ حالات مصر کے سابق صدر سادات اور سوڈان کے نمیری کی طرح شاہ حسین کے لیے بھی پریشانی کا باعث ہیں۔ شام سے تازہ معاہدے کا یہی پس منظر ہے۔

اُردن کے نئے وزیراعظم زید الرفاعی شام کے پسندیدہ شخص ہیں۔ گزشتہ دنوں شاہ حسین نے انہیں وزیراعظم کو ایک خط لکھا جس میں یہ معنی خیز فقرہ بھی تھا کہ

"مجھے اور ہمارے وطن کے لاکھوں وفادار بیٹوں کو دھوکا دیا گیا ہے۔"

انہوں نے "دھوکا دہی" کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھا کہ مٹھی بھر بددیانت افراد مذہب اور اس کی تعلیمات کی آڑ میں دھوکا دے رہے ہیں۔ شاہ حسین نے خبردار کیا کہ ان لوگوں کو زیادہ عرصے تک چھوٹ نہ دی جائے گی۔ اس خط کو اُردن کے ٹیلی ویژن اور شام کے ریڈیو سے نشر کیا گیا۔ شاہ حسین کے خط کا جواب وزیراعظم رفاعی نے یوں دیا کہ وہ شاہ کے احکام کی پیروی کریں گے اور دھوکا بازوں سے اچھی طرح نمٹ لیں گے۔ اس کے بعد زید الرفاعی دمشق گئے اور حافظ اسد سے مذاکرات کیے جن کے نتیجے میں مذکورہ معاہدہ عمل میں آیا۔

اخوان اور "مذہبی لبادے" میں "دھوکا" دینے والوں کو سبق سکھانے کے لیے پہلا قدم یہ اُٹھایا گیا ہے کہ اُردن کے ایوانِ نمائندگان نے متفقہ طور پر ایک مسودۂ قانون کی منظوری دی ہے جسے تبلیغ، رہنمائی اور مساجد میں تدریس کا قانون ۱۹۸۵ء کا نام دیا گیا ہے۔ اس قانون کے ذریعے تبلیغ کرنے والوں، خصوصاً مساجد میں وعظ کہنے والوں پر یہ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں کہ آئندہ وہ حکومت کی مرضی اور حکم کے منافی تقریر نہ کر سکیں گے۔ یہ "حکمت و دانش" کے خلاف کوئی بات نہ کہیں گے ورنہ انہیں دو برس قید، اعتراضات اور تنقید کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اس قانون کے ذریعے ائمہ، خطیبوں اور دوسرے مبلغین کی مکمل طور پر زبان بندی کا سامان کر لیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں قید اور جرمانہ کیا جا سکے گا۔ بیچارے رعایا کے مسلمانوں کا یہ مثالی اتحاد شاہ یا ترکیبیں اس لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا کہ اس کے